غور و فکر کا سامان

کیا چاروں امام برحق ہیں؟

تحریر: سید عامر نجیب ایڈیٹر ماہنامہ ''الصراط کراچی''

سچائی کی شناخت

برطانیہ کے ایک نومسلم مسٹر آرڈی گرے فرتھ جن کا اسلامی نام سلیم رکھا گیا، نے ۱۹۳۲ء میں اسلام قبول کیا۔ اسلام قبول کرنے کے ایک سال بعد اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے لکھا:

"میں ایک سال سے بھی زیادہ عرصہ اپنے اختیار کردہ دین (اسلام) میں بسر کر چکا ہوں اور میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جوں جوں اسلام کے بارے میں میرا علم بڑھتا جاتا ہے میرا ایمان مزید پختہ ہوتا جاتا ہے اور میرے ایمان واخلاص میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔"

سچائی کی شناخت یہی ہے اس کے بارے میں جیسے جیسے آپ کا علم بڑھے گا ویسے ویسے اس پر آپ کا ایمان پختہ اور شعوری ہوتا جائے گا۔ اور اس کے برعکس باطل مذاہب کے بارے میں آپ کا علم جتنا جتنا بڑھے گا ان پر سے آپ کا اعتماد اتنا ہی متزلزل ہوتا چلا جائے گا۔ اور اس مذہب کی تعلیمات سے وابستگی میں آپ کا اخلاص بھی کم ہوتا چلا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ مذاہب باطلہ اپنی دینی تعلیم کو اس مخصوص ٹولے تک محدود رکھتے ہیں جس کے مفادات اور چودراہٹیں اس مذہب کی وجہ سے قائم ہیں ان کی آنکھوں پر پٹی بندھ چکی ہے۔ اور وہ محض مفادات کی خاطر غیر مخلصانہ طور پر مذہب باطلہ سے چمٹے ہوئے ہیں۔ عوام الناس کو مذاہب باطلہ کے پیشوا شعوری کوشش کے ذریعے اپنے مذہب کی تعلیم سے دور رکھتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ عوام الناس کی مذہب سے وابستگی مفاد پرستانہ نہیں ہوتی اگر باطل مذاہب کی تعلیمات کا علم عوام الناس میں بڑھ گیا تو وہ ان تعلیمات سے بدظن اور متنفر ہو جائیں گے اور نتیجتاً انہی مذہبی پیشواؤں کی چودراہٹیں خطرے میں پڑ جائیں گی عوام کے دلوں میں جو ان کی عقیدتیں، احترام اور بھرم قائم ہے۔ وہ جاتا رہے گا۔ دنیا بھر میں جتنے بھی مذاہب باطلہ ہیں ان میں یہ چیز مشترک ہے کہ ان کی مذہبی تعلیمات تک عوام الناس کی براہ راست رسائی ممکن نہیں؟

سچے مذہب اور ان کے مذہبی پیشواؤں کو کیونکہ مذکورہ قسم کے خدشات نہیں ہوتے بلکہ مذہبی تعلیمات کو جاننے کے نتیجے میں عوام کا ایمان بڑھ جاتا ہے ان کے اخلاص میں اضافہ ہو جاتا ہے، اپنے مذہبی پیشواؤں کی عزت واحترام

اور قدر و قیمت بڑھ جاتی ہے اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ لوگ علمِ مذہب حاصل کریں۔ مسلمان مکاتب فکر میں اہلحدیث وہ واحد مکتبہ فکر ہے جس میں عوام الناس کو ترغیب دلائی جاتی ہے کہ وہ براہ راست اسلام کے بنیادی ماٰخذ یعنی قرآن وحدیث کا علم حاصل کریں جبکہ دیگر مکاتب فکر میں عوام کو قرآن وحدیث سے دور رکھنے کی پوری کوشش کی جاتی ہے۔ مسلک اہلحدیث کے سچا ہونے کے لئے یہی دلیل کافی ہے۔

کیا چاروں امام برحق ہیں؟

خواجہ محمد قاسمؒ اپنی ایک کتاب "ہدایہ... عوام کی عدالت میں" درمختار مصری کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ "فقہ حنفی کی کتابوں کو صرف دیکھ لینا ہی رات بھر کی تہجد کی نماز سے بہتر ہے" اسی کتاب میں مزید لکھا ہے کہ کچھ قرآن پڑھنے کے بعد فقہ سیکھنا باقی قرآن سیکھنے سے افضل ہے۔

درمختار ہی کے حوالے سے ایک شعر بھی لکھا ہے۔ جس کا ترجمہ ہے:

"جو امام ابوحنیفہؒ کے قول کو رد کرے اس پر ریت کے ذروں کے برابر اللہ کی لعنت"۔

ہدایہ کے مقدمے میں بھی ایک شعر لکھا ہوا ہے جس کا ترجمہ ہے۔

"بے شک ہدایہ قرآن کی طرح ہے اس نے سابقہ تمام مذہبی تصنیفات کو منسوخ کر ڈالا ہے"۔

تقلید کا دفاع کرنے والے ایک طرف چاروں اماموں کو برحق مانتے ہیں اور دوسری طرف اپنے امام اور ان کی فقہ کا اتنا تقدس بیان کرتے ہیں۔ جس کا اظہار فقہ حنفی کی مذکورہ کتابوں سے ہو رہا ہے۔ بحث ومباحثے کی حد تک چار اماموں کو برحق قرار دیا جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے۔ "ان میں کسی بھی ایک کی تقلید کی جاسکتی ہے لیکن آپ جس امام کو بھی پکڑیں پھر ہر مسئلے میں صرف اسی کی تقلید کریں"۔

اگر عوام الناس تعصبات سے بالاتر ہو کر اس نظریے کو عقل کے پیمانے پر رکھیں تو حقیقت حال واضح ہو جائے گی۔ پہلی بات تو یہ کہ ایک وقت میں چاروں امام کیسے برحق ہو سکتے ہیں۔ بے شمار مسائل پر چاروں آئمہ کی تحقیق کی مختلف ایسی مثالیں موجود ہیں ایک ہی مسئلہ پر ایک امام نے اگر حرام کا حکم لگایا تو دوسرے نے مکروہ کا تیسرے نے مباح کا ایسے میں چاروں امام بیک وقت کیسے برحق ہو گئے۔ دوسری بات یہ کہ امام ابوحنیفہؒ کے مقلدین کی یہ دعا اگر قبول ہو گئی کہ امام صاحب کا قول رد کرنے والوں پر ریت کے ذروں کے برابر اللہ کی لعنت تو نعوذ باللہ امام شافعیؒ، امام مالکؒ، اور امام احمد بن حنبلؒ بھی اس بددعا کی زد میں آئیں گے۔

کیونکہ ان اماموں نے لاتعداد مسائل میں امام ابوحنیفہؒ کی فقہ کو قبول نہیں کیا ہے بلکہ حنفی فقہ کے دیگر

اماموں پر بھی اس کی زد پڑے گی۔ امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ نے بھی تقریباً چوتھائی سے زیادہ مسائل میں امام ابوحنیفہؒ سے اختلاف کیا ہے۔ عقیدتوں اور تعصبات میں آ کر ہم ایسے ہی اندھے ہو جاتے ہیں کہ ہمارے نظریات خود ہمارے خلاف دلیل بن جاتے ہیں۔ عوام الناس کی سطح پر یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ ہم نہایت معتدل مزاج، وسیع الذہن اور غیر متعصب ہیں، عوام اس دعوے پر اس لئے یقین کر لیتے ہیں کہ ان کے سامنے فقہ کی یہ کتابیں نہیں ہوتیں وہ صرف میٹھے میٹھے لب و لہجے اور دھیمے دھیمے انداز گفتگو کے فریب میں آ جاتے ہیں، اس گفتگو میں پائے جانے والے تند و تیز طنز اور تعصب کو سمجھ نہیں پاتے۔ فقہ حنفی کی کتابوں کی اس قدر فضیلت بیان کرنا کہ۔

"انہیں صرف دیکھ لینا ہی رات بھر کی تہجد نماز سے بہتر ہے"۔

اس کا مقصد اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ لوگوں کو قرآن وحدیث سے دور رکھا جائے۔ لوگوں کو سارا اجر و ثواب اور دین و شریعت صرف فقہ کی کتابوں سے ہی مل جائے انہیں قرآن وحدیث کی طرف رجوع کرنے کی زحمت ہی نہ کرنا پڑے۔ قرآن سے دور رکھنے کے لئے ہی یہ ترغیب دلائی گئی ہے۔ کہ کچھ قرآن پڑھنے کے بعد فقہ سیکھنا باقی قرآن سیکھنے سے افضل ہے۔ اس اصول کی روشنی میں احناف کے مدارس میں کیا نصاب ترتیب پاتا ہوگا اس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے دین کے بنیادی ماخذ قرآن وحدیث کو ثانوی حیثیت دے کر علوم فقہ کو ان پر فوقیت دی جاتی ہے۔

قرآن وحدیث سیکھنے سکھانے اور پڑھنے پڑھانے کی ترغیب دلانا کسی مسلک کے کھرے ہونے کی دلیل ہے اور قرآن وحدیث سے عوام الناس کو دور رکھنے کی کوشش کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ دال میں کچھ کالا ہے۔ مسلک اعتدال یہ نہیں کہ جس امام کے مقلد ہیں ہر مسئلے میں اس کی مانیں بلکہ مسلک اعتدال تو یہ ہے کہ جس مسئلے میں جس امام کا مؤقف قرآن وحدیث پر مبنی ہے اس مسئلے میں اس امام کی بات مان لی جائے۔ کسی امام کا قرآن و حدیث کے خلاف غلط مؤقف مان لینا نہ تو شریعت کا تقاضا ہے اور نہ ہی اس امام کی پیروی کا کیونکہ چاروں اماموں سے اس بات کی توقع رکھنا کہ وہ جاننے کے بعد بھی قرآن وحدیث کے مقابلے میں اپنے قول پر اڑیں گے ان آئمہ کی گستاخی ہے جبکہ ان کے اقوال موجود ہیں کہ اگر ہمارا کوئی قول قرآن وحدیث سے ٹکرائے ہمارے قول کو دیوار پر دے مارنا اور قرآن وحدیث کی پیروی کرنا۔

یوسف یوحنا کا قبول اسلام

گذشتہ دنوں پاکستانی آل راؤنڈر اظہر محمود کا ایک بیان اخبارات میں شائع ہوا کرکٹر نے کہا کہ "تین چار سال قبل کے مقابلے میں اس وقت پاکستان کرکٹ ٹیم کے کھلاڑی کافی مذہبی ہو چکے ہیں۔ پانچ وقت